

## 60131- عورت کے لیے چھوٹی قمیص کے نیچے پتلون پہننے کا حکم

### سوال

کیا میرے لیے کھلی اور چوڑی پینٹ (پتلون) اور اس کے اوپر ٹخنوں سے ایک بالشت تک لمبی قمیص پہننی جائز ہے، جس میں کوئی شکاف وغیرہ نہ ہو اور نہ ہی باریک اور تنگ ہو؟

### پسندیدہ جواب

غیر محرم مردوں کے سامنے جو لباس عورت پہن کر آ سکتی ہے اس میں آٹھ شرط کا ہونا ضروری ہے، شرط درج ذیل ہیں:

1- وہ لباس سارے جسم کے لیے ساتر یعنی سارے جسم کو چھپانے والا ہو، جس میں ہاتھ اور چہرہ بھی شامل ہیں

2- وہ لباس کھلا اور واسع ہو، جو نہ تو جسم کے اعضاء کا حجم واضح کرتا ہو، اور نہ ہی جسم کے خدو خال واضح کرے۔

3- باریک نہ ہو کہ جلد کی رنگت واضح کرتا پھرے۔

4- وہ لباس خود بھی زینت کا باعث نہ ہو، مثلاً اس پر کڑھائی اور کشیدہ کاری کی گئی ہو۔

5- اس لباس کو خوشبو نہ لگانی گئی ہو۔

6- وہ لباس مردوں کے لباس کی مشابہ نہ ہو۔

7- وہ لباس کافر عورتوں کے لباس سے مشابہ نہ ہو۔

8- لباس شہرت حاصل کرنے کا باعث نہ ہو۔

دیکھیں: "آداب الزفاف" از: البانی رحمہ اللہ (177) اور "حجاب المرأة المسلمة" از: البانی رحمہ اللہ (19-111) اور "عودۃ الحجاب" (3/145-163)۔

اس بنا پر عورت کے لیے مردوں کے سامنے پینٹ (پتلون) یا پانچامہ پہن کر آنا جائز نہیں ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"میری رائے تو یہ ہے کہ مسلمانوں کو نت نئے اسٹائلش لمبوسات کے پیچھے نہیں بھاگنا چاہیے جو ادھر ادھر سے مسلمانوں میں آرہے ہیں؛ اور ان لمبوسات میں بہت سے تو اسلامی لباس کے شایان شان نہیں، اسلامی لباس مکمل ساتر ہوتا ہے، جبکہ یہ لباس مختصر، یا پھرتنگ اور بہت زیادہ باریک ہوتے ہیں، اس میں پتلون اور پینٹ بھی شامل ہے، کیونکہ یہ عورت کی ٹانگوں کا مکمل حجم ظاہر کرتی ہے، اور اسی طرح پیٹ اور پہلو بھی واضح کر دیتی ہے، چنانچہ پینٹ شرٹ پہننے والی عورت درج ذیل صحیح حدیث کا مصداق بنتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جنہیں میں نے [ابھی تک] نہیں دیکھا، ایک وہ قوم جن کے ہاتھوں میں گالے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے وہ اس سے لوگوں کو مارینگے، اور

[دوسری قسم] وہ لباس پہننے والی تنگی عورتیں جو خود مائل ہونے والی اور دوسروں کو مائل کرنے والی، ان کے سر سختی اونٹوں کی مائل کو ہانوں کی طرح ہونگے، وہ نہ تو جنت میں داخل ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو ہی پائیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو بہت ہی دور کی مسافت سے پائی جاتی ہے "انتہی، مسلم: (2128)

ماخوذ از: "مجموع فتاویٰ شیخ ابن عثیمین"

شیخ عبدالرزاق عقیفی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جب عورت پتلون اور پینٹ پہن کر اوپر مکمل لباس پہنے جو اس کو چھپا کر رکھے تو اس میں مردوں سے مشابہت نہیں ہوتی جب تک پینٹ اور پتلون نیچے پہن رکھی اور اوپر لمبی قمیص وغیرہ ہو" انتہی

ماخوذ از: فتاویٰ شیخ عبدالرزاق عقیفی صفحہ نمبر (573)

اصل یہ ہے کہ خواتین کا لباس پورے جسم کو ڈھانپ کر رکھے جس سے عورت کے قدموں کا ظاہری حصہ بھی ڈھک جائے، اس کی دلیل ترمذی: (1731)، نسائی: (5336)، ابو داؤد: (4117) اور ابن ماجہ: (3580) کی درج ذیل حدیث ہے: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جس نے بھی تکبر کے ساتھ کپڑا لٹکایا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی جانب دیکھے گا بھی نہیں) تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: "تو پھر عورتیں اپنی لٹکتی ہوئی چادروں کا کیا کریں؟" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہ ایک بالشت تک اسے ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر رکھیں) وہ کہنے لگیں: "پھر تو ان کے پاؤں ننگے ہو جایا کریں گے" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تو پھر وہ ایک ہاتھ نیچے لٹکا لیا کریں، اور اس سے زیادہ نہیں)

البانی رحمہ اللہ نے "صحیح سنن ترمذی" میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

باہجی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا عورت کا اپنے کپڑے کو ایک بالشت تک لٹکانے کے متعلق یہ کہنا کہ: "پھر تو عورت کے پاؤں ننگے ہوا کریں گے" اس سے انکی مراد یہ تھی کہ اتنا کپڑا اسے ڈھانپنے کے لیے ناکافی ہے؛ کیونکہ جب وہ تیز چلے گی تو پیچھے کپڑا کم ہونے کی بنا پر اس کے پاؤں ننگے ہو جایا کریں گے، اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا: "تو پھر وہ ایک ہاتھ نیچے لٹکا لیا کرے، اس سے زیادہ نہیں" انتہی

ماخوذ از: "المفتی"

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

"عورت کے لیے کپڑے لمبے رکھنا مستحب ہے یا کہ واجب؟ اور کیا اگر کپڑے چھوٹے ہوں تو پاؤں میں جراب پہن لینا کافی ہے کیونکہ اس سے پنڈلی نظر نہیں آنے گی؟ اور عورت ایک ہاتھ یا گز کپڑا لباس کس طرح رکھے، آیا ٹخنوں سے ایک ہاتھ نیچے یا کہ گھٹنے سے ایک ہاتھ نیچے؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"مسلمان عورت سے مطلوب یہی ہے کہ وہ مردوں سے اپنا سارا جسم چھپا کر رکھے، اسی لیے اس کے لیے ایک ہاتھ کپڑا نیچے لٹکانے کی رخصت دی گئی ہے کہ اس کے پاؤں بھی ننگے نہ ہوں، حالانکہ مردوں کو ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے سے منع کیا گیا، جو اس بات کی دلیل ہے کہ عورت سے مطلوب یہی ہے کہ وہ اپنا سارا جسم چھپا کر رکھے۔ اور جب وہ جرابیں بھی پہنتی ہے تو یہ پردے میں احتیاط اور اضافہ کا باعث ہے، یہ اچھا ہے، چنانچہ جرابیں پہننے کے باوجود بھی عبایا لمبا ہی ہوگا" اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے "انتہی

"المفتی من فتاویٰ شیخ الفوزان" (334/5)

حاصل کلام یہ ہوا کہ :

عورت کے لیے لازم ہے کہ اسکا جلاباب [گندھوں سے قدموں تک کی لمبی قمیص] ٹخنوں سے بھی لمبی ہو، چنانچہ ٹخنوں سے ایک بالشت اونچی جلاباب عورت کے لیے جائز نہیں، چاہے اس کی پنڈلیاں اور قدم پینٹ یا جرابوں کے ساتھ ڈھکی ہوں؛ کیونکہ اس میں مردوں سے مشابہت ہوتی ہے، جنہیں اپنا لباس ٹخنوں سے اونچا رکھنے کا حکم ہے، اور پھر ایسا کرنے میں عورت کی ٹانگ کا حجم بھی واضح ہو جاتا ہے۔

واللہ اعلم.